95028-بے پرواہ اور بدد ماغ خاوند كے منع كرنے كے باوجود بيوى كا نفلى روزہ ركھنا

سوال

ميں ہر قسم كے وسائل مثلا نماز، روزہ اور نوافل، اور رات كے آخرى حصہ ميں تہجد كى ادائيگى، اور ہر جمعرات اور سوموار كو روزہ وغيرہ كے ساتھ اللہ كا قرب حاصل كرنے كى كوشش كرتى ہوں، ليكن مجھے يہ علم ہوا ہے كہ عورت رمضان كے روزوں كے علاوہ كوئى روزہ خاوند كى اجازت كے بغير نہيں ركھ سكتى، اور كئى ايك اسباب كى بنا پر ميں ايسا نہيں كرتى :

پہلا سبب يہ ہے كہ : سوال نمبر (1859) كے جواب ميں جو كچھ بيان ہوا ہے وہ سب ميرے خاوند پر فٹ ہوتا ہے، اور پھر وہ ميرے ساتھ مباشرت بھى نہيں كرتا چاہے ميں نے روزہ ركھا ہو يا نہ ركھا ہو، وہ ميرے بستر پر آنے سے ہى انكار كر ديتا ہے، اور دليل يہ ديتا ہے كہ جب ميں نماز فجر كے وقت اٹھتى ہوں تو اس كے آراح ميں خلل پڑتا ہے، جس كى بنا پر ميں دوسرے كمرے ميں سوتى ہوں، تا كہ فجر اور قيام الليل كا اجروثواب ضائع نہ ہو.

اور جب ميں روزہ ركھنے كى اجازت مانگتى ہوں تو وہ مجھے اجازت دينے سے انكار كر ديتا ہے، جس كى بنا ميں اس كے علم ميں لانے كے ليے اسے كہتى ہوں كہ كل روزہ ركھونگى، اور اجازت نہيں ليتى، تو كيا ميرے سارے روزے باطل ہيں، يہ علم ميں رہے كہ ميں دو برس سے اس حالت كا شكار ہوں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اصل تو يہى ہے كہ اگر خاوند گھر ميں ہو تو بيوى نفلى روزہ اجازت كے بغير نہيں ركھ سكتى.

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا :

" كسى بھى عورت كے ليے جائز نہيں كہ اسكا خاوند موجود ہو اور وہ اس كى اجازت كے بغير روزہ ركھے "

صحيح بخارى حديث نمبر (5159) صحيح مسلم حديث نمبر (1026).

يہ چيز تو بيوى پر خاوند كے حق كى عظمت كى بنا پر مشروع كى گئى ہے، اور خاوند كے ليے افضل يہى ہے كہ وہ بيوى كو روزہ ركھنے كى اجازت دے دے؛ كيونكہ ايسا كرنے ميں بيوى كے نيكى و اطاعت كے كام ميں معاونت ہوگى، اور خاوند كو بھى اسكا اجروثواب حاصل ہوگا، اور اگر خاوند كو دن كے وقت بيوى كے پاس جانے كى حاجت نہ ہو تو اس حالت ميں بيوى كو روزہ نہ ركھنے دينا مكروہ ہے.

شيخ عبد اللہ بن جبرين حفظہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا :

كيا مجھے بيوى كو نفلى روزے مثلا شوال كے چھ روزے ركھنے سے منع كرنے كا حق حاصل ہے ؟

اور اگر ميں منع كروں تو كيا مجھے اسكا گناہ ہوگا ؟

شیخ کا جواب تھا:

"اگر خاوند گھر میں ہو تو بیوی سے مباشرت کی ضرورت کے پیش نظر بیوی کے لیے اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنے کی ممانعت آئی ہے؛ تو اگر بیوی خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھ لے تو خاوند کو بیوی سے ہم بستری کی ضرورت ہونے کی شکل میں بیوی کے لیے روزہ توڑنا جائز ہے، اور اگر خاوند کو بیوی سے مباشرت کرنے کی ضرورت اور حاجت نہ ہو تو خاوند کے لیے بیوی کو روزہ رکھنے سے منع کرنا مکروہ ہے، لیکن اگر روزہ رکھنا بیوی کے لیے نقصاندہ ہو، یا پھر بچے کی تربیت میں خلل پیدا کرے یا بچے کو دودھ پلانے میں نقصاندہ ہو تو پھر وہ منع کر سکتا ہے، چاہے وہ شوال کے روزے ہوں یا دوسرے نفلی روزے۔

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (167/2).

اور اگر بیوی خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھ لے تو اس کے فعل کی حرمت کے ساتھ روزہ صحیح ہو گا۔

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

فقہاء اس پر متفق ہیں کہ عورت خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہیں رکھ سکتی؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"عورت کا خاوند موجود ہو تو وہ اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے"

اور اس لیے بھی کہ خاوند کا حق فرض ہے، تو کسی نفل کے لیے فرض ترک کرنا جائز نہیں۔

اور اگر عورت خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھ لے تو جمہور علماء کے ہاں حرمت کے ساتھ اسکا روزہ صحیح ہو گا، اور احناف کے ہاں کراہت تحریمی ہے، لیکن شافعی حضرات نے حرمت کو خاص کیا ہے کہ تکرار ہو تو حرام ہے، لیکن جس میں تکرار نہ ہو مثلا یوم عرفہ یا عاشوراء، یا شوال کے چھ روزے یہ خاوند کی اجازت کے بغیر رکھ سکتی ہے، لیکن اگر وہ منع کر دے تو پھر نہیں۔

اور اگر خاوند غائب ہو تو پھر اجازت کی ضرورت نہیں، اس کی دلیل حدیث کا مفہوم اور نہی کا ختم ہونا ہے" انتہی۔

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (99/28).

دوم:

اور اس صورت میں کہ خاوند نے بیوی کو چھوڑ رکھا ہو، اور اس سے ازدواجی تعلقات قائم نہ کرتا ہو، اور معاشرت کے حقوق کی ادائیگی نہ کر رہا ہو، اور بیوی کو صرف بیوی پر تسلط قائم رکھنے کے لیے روزہ رکھنے کی اجازت نہ دے، تو پھر خاوند کو اجازت کا کوئی حق نہیں رہتا، بلکہ بیوی خاوند کی اجازت کے بغیر ہی روزہ رکھ سکتی ہے، چاہے اجازت نہ بھی لے اور خاوند کی موافقت اور عدم موافقت دونوں برابر ہونگی۔

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ "بلوغ المرام کی شرح" (مخطوطہ) میں کہتے ہیں:

"خاوند حاضر ہو تو بیوی کے لیے اجازت کے بغیر روزہ رکھنا حلال نہیں، اس میں حکمت یہ ہے کہ ہو سکتا خاوند کو بیوی سے مباشرت کی ضرورت ہو، اور بیوی کا روزہ خراب کرنا پڑے، اور یہ اس کے حق کو پورا کرنا ہے۔

اور کیا یہ اس کے ساتھ مقید ہے کہ اگر جب خاوند بیوی کے حقوق کی ادائیگی نہ کرے، تو کیا بیوی اجازت کے بغیر روزہ رکھ سکتی ہے ؟

جی ہاں؛ کیونکہ عدل یہی ہے کہ جب خاوند بیوی کے حقوق کی ادائیگی نہ کر رہا ہو، تو بیوی بھی اس کے حق ادا نہ کرے؛ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{ **تو جو کوئی بھی تم پر زیادتی کرے تو تم بھی اس پر اتنی ہی زیادتی کرو جتنی تم پر ہوئی ہے** }.البقرۃ(194). انتہی

یہاں ہم سوال کرنے والی بہن کو ایک چیز پر متنبہ کرتے ہیں کہ : اگر اسکا خاوند نماز ادا نہیں کرتا تو اس کے لیے خاوند کے ساتھ باقی رہنا حلال نہیں؛ کیونکہ وہ نماز چھوڑنے کی وجہ سے مرتد ہو چکا ہے.

اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر(33007)اور(4131) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اور اگر وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہے، تو پھر آپ کے لیے اگر اسے وعظ و نصیحت کوئی فائدہ نہیں دیتی، اور آپ صبر نہیں کر سکتیں افضل یہی ہے کہ آپ اس سے علیحدہ ہو جائیں.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر(47335) کے جواب کا مطالعہ کریں، اس میں شادی شدہ عورت کے لیے معصیت و نافرمانی کرنے والے کو وعظ و نصیحت کرنے کا حکم بیان کیا گیا ہے.

واللہ اعلم.